Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.2, Issue.2 (Dec-2024)

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

The Role of Sacred Personalities in Social Cohesion: A Research and Analytical Review in the Light of Islamic Teachings

معاشرتی استحکام میں مقدسات کی حرمت کا کردار: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی اور تجزیاتی جائزہ

Muzammil Noor
M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies & Shariah MY University, Islamabad, Email: nooranayat6579@gmail.com

Aroosa Latif
M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies & Shariah MY University, Islamabad, Email: aroosazia84@gmail.com

Abstract:

To make the society stable, Islam teaches peace and security and respects every human being. As the Almighty has said: There is no compulsion in the religion, indeed, the righteous path is misguided. It is known from the Almighty that the religion is not the name of power but the name of peace and security; therefore it is our duty as a Muslim to invite a non-Muslim to the religion of Islam. Not by finding fault with its religion or by desecrating its sanctuaries. Blasphemy is defined as mocking or insulting anything or person that violates any religion or religion or its followers. They are considered to be revered and sacred. All religions have their own rituals and beliefs. Muslims consider Islam as sacred, Christians consider Jesus and the Gospel as sacred, Jews consider Moses and the night as sacred, Hindus believe in the sanctity of their books and cows, while Sikhs consider Guru Nanak as sacred. Therefore, people of all religions should respect each other's sanctities so as not to fuel the fire of sedition and disorder in the society, nor to create chaos in the society, but to live with each other with love and affection and one Avoid insulting other people's sanctities. In the Holy Qur'an, Allah Almighty says: "And (O Muslims!) call those whom they worship apart from Allah, otherwise they will curse Allah out of ignorance and ignorance. He has embellished its knowledge for the people, then they must return to their Lord, then He will inform them of what they used to do." Not only the Muslims are responsible for this behaviour, but also the infidels have the responsibility to respect the sacred things of the Muslims. But on the other hand, the incidents of blasphemy are increasing day by day, due to which the sentiments of Muslims are hurt and they are forced to take such measures, due to which the social stability would be destroyed. In such a situation, the international community should take into account the feelings and emotions of Muslims and not take any actions that hurt the feelings of billions of Muslims and also on Muslims.

Keywords: Islam, Peace, Sacred, Jesus, Gospel, Moses, Holy Quran

موضوع کا تعارف

کسی بھی ملک قوم یا معاشرے کی تعمیر و ترقی کا دارومدار امن وامان پر ہوتا ہے جو بھی قومیں ترقی کرتی ہیں وہ سب سے

پہلے اپنے ہاں امن وامان کی فضا قائم کرتی ہیں اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیتی ہیں جس میں رواداری، برداشت، اخوت، مساوات اور ایک دوسرے کا احترام جیسی اقدار ہوتی ہیں تاکہ معاشرے سے فرقہ بازی اور مذہبی انتہاپسندی جیسے سنگین مسائل کو ختم کیا جا سکے جس نے ہمارے معاشرے کو اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے معاشرے کو مستحکم بنانے کے لیے اسلام بھی امن و سلامتی اور اخوت وبھائی چارے کا درس دیتا ہے اور بنی نوع انسان کے ہر فرد کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ[i]

ترجمہ:" کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے "

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ۔اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ[ii]

ترجمہ:"اور اگر تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا اور لوگ اسی لیے بنائے ہیں"

اس آیت کریمہ میں اس نکتے کی طرف بارہا اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک دین پر مجتمع کر دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مکمل آزادی دینے کے ساتھ ساتھ مکمل اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے لیے جس راستے کا انتخاب کرنا چاہے کر سکتا ہے ہم اس پر زبردستی اپنی مرضی مسلط نہیں کرتے بے شک ہم نے نیک لوگوں اور گمراہ لوگوں کی راہیں جدا جدا کر دی ہیں۔

لیکن اس اختلاف کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ منشا تھا کہ مختلف عقائد اور ادیان کے ماننے والوں کے درمیان محبت کی فضا قائم رہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جن کافروں کے ساتھ وہ حالت جنگ میں نہ ہوں ان سے الفت اور رواداری سے پیش ائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ المقسطين۔[iii]

ترجمہ:"اللہ تمہیں ان لوگوں سے احسان کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے"

اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی گئی کہ کفار کی مقدسات کے بارے میں ایسے توہین آمیز الفاظ کا استعمال نہ کیا جائے جس کی وجہ سے ان کے جذبات مشتعل ہو جائیں اور وہ تمہارے خدائے بزرگ و برتر اور

اس کے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی جسارت کریں۔ارشاد باری تعالی ہے۔

وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَہُمۡ ۪ ثُمَّ اِلٰی رَبِّہِمۡ مَّرۡجِعُہُمۡ فَیُنَبِّئُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ۔[iv]

ترجمہ:"اور اُنہیں برابھلا نہ کہو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ زیادتی کرتے ہوئے جہالت کی وجہ سے اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے یونہی ہم نے ہر اُمت کی نگاہ میں اس کے عمل کو آراستہ کردیا پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے تو وہ انہیں بتادے گا جووہ کرتے تھے"

اس آیت مبارکہ سے اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر کسی کے مقدسات کو برا بھلا کہنے پر رد عمل سامنے آئے تو اس کی ذمہ داری مقدسات کو برا بھلا کہنے والے پر عائد ہوتی ہے اس لیے مسلمان اور کفار دونوں اس بات کے مکلف ہیں کہ وہ ایک دوسرے کی مقدسات کا احترام کریں زیر نظر مقالے کا مقصد مقدسات کے احترام کے اصول کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے اس کو ایک مقدمہ چار مباحث اور ایک خاتمہ پر تقسیم کیا گیا ہے۔

سابقہ دراسات

اس موضوع پر ڈاکٹر اسد اللہ نے "مقدسات کا احترام اور امن عالم میں اس کا کردار: جرم توہین رسالت کے خصوصی مطالعے کی روشنی میں "[v] اور ڈاکٹر محمد عرفان نے "سیرت طیبہ کی روشنی میں مذاہب عالم کے مقدسات کی تکریم اور رعایت (شخصیات، مقامات، کتب، تہوار) مقالہ لکھا ہے[vi]

منہج اسلوب

میرے اس آرٹیکل کی مباحث میں ہمہ جہتی وہم آہنگی پائی جاتی ہے اور دلیل قائم کرنے کے لئے میں نے قرآن پاک اور ارشادات نبوی ﷺ سے استفادہ کیا۔

مقدسات کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم

لفظ مقدسات "مقدسہ" کی جمع ہے۔جو عربی زبان میں باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اس کا سہ حرفی مادہ قدس سے ہے جس کے معنی پاک اور بابرکت ہونے کے ہیں۔علامہ زبیدی لکھتے ہیں:

" والتقدیس: التطھیر وتنزیه الله عزوجل ،وقوله تعالٰی : ونحن نسبح بحمدک ونقدس

لک"[vii]

ترجمہ: "تقدیس کے معنی ہیں: اللہ پاک کی پاکی اور تنزیہ بیان کرنا، جیسے ارشاد ہے: اور "ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں تیری حمد کے ساتھ اور پاکی بیان کرتے ہیں تیرے لئے"۔

اصطلاحی طور پر "مقدسات" سے مراد وہ تمام اشیاء لی جاتی ہیں جن کو کسی بھی مذہب میں احترام اور تقدس حاصل ہو۔ خواہ ان کا تعلق مقدس مقامات، مقدس ہستی یا مذہبی کتب سے ہو۔

اسلام میں مقدسات کی اصلاحی تعریف یوں کی گئی ہے:

"المقدسات الاسلامیه هي کل مکان ثبت بالشرع برکته وطهارته کالمساجد وعلی راسها: المسجدالحرام والمسجدالنبوی والمسجد الاقصی بل الحرم کله سواء المکی او النبوی کذلک من المقدسات الاسلامیه"[viii]

ترجمہ: "مقدسات اسلامیہ سے مراد ہر وہ مکان ہے جس کے بابرکت اور پاک ہونے کی دلیل شریعت سے ثابت ہو جیسے مساجد، اور ان میں سب سے مقدم مسجد حرام، مسجد اقصی ہیں، بلکہ سارا حرم مقدس ہے خواہ وہ حرم مکی ہو یا حرم مدنی"

قرآن کریم میں شام اور فلسطین کی سرزمین کو ارض مقدس قرار دیا گیا، ارشاد باری تعالی ہے:

"یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب الله لکم"[ix]

ترجمہ: "اے قوم! اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے"

امام رازیؒ فرماتے ہیں

"ارض مقدسہ وہ پاکیزہ زمین ہے جو ہر طرح کی آفات سے پاک شدہ ہے۔ مفسرین فرماتے ہیں: وہ زمین جو شرک سے پاک ہے اور انبیاء کا مسکن ہے"[x]۔

2۔اسلام میں مقدسات کے احترام کے اصول

ہر انسان کے لئے کسی مزہب کے تابع ہونا ایک فطری معاملہ ہے اور ہر معاشرہ کسی نہ کسی کا پیروکار ہوتا ہے شاذونادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی معاشرہ کسی مذہب کا پابند نہ ہو۔ مشہور یونانی فلاسفر پلوٹارک کہتا ہے:

"من الممکن ان نجد مدنا بلا اسوار ولا ملوک ولا ثروۃ ولا آداب ولا مسارح، ولکن لم نجد قط مدینة بلا معبد او لا یمارس اھلھا عبادة"[xi]

ترجمہ: "یہ بات ممکن ہے کہ ایسے شہر موجود ہوں جن کی دیواریں نہ ہوں نہ کوئی بادشاہ ان پر حکومت کرتا ہو نہ ان کے پاس مال و دولت ہو نہ ان کے ہاں آداب رائج ہوں نہ ان کے ہاں سینما ہوں لیکن ایسا شہر نہیں مل سکے گا جو کسی عبادت گاہ کے بغیر ہو اور جہاں کے لوگ اپنے طریقے سے عبادت نہ کرتے ہوں۔"

اس لیے ہر انسان کے لیے کسی مذہب کے تابع ہونا ایک فطری معاملہ ہے اور ہر معاشرہ کسی نہ کسی دین پر عمل پیرا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کے کچھ شاعر مقدس شخصیات اور مقدس عبادت گاہیں ہوتی ہیں مثال کے طور پر مسلمان اللہ تعالی اور اس کے رسول مقرر صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اور کعبۃ اللہ کو مقدس مانتے ہیں جس کے بارے میں ارشاد گرامی ہے

وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ[xii]

ترجمہ: "اور جو شخص اللہ تعالی کے شاعر کی تعظیم کرے تو یہ بات دلوں کے تقوی سے حاصل ہوتی ہے"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ[xiii]

ترجمہ: "اے ایمان والو اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو"

اسی طرح یہودی حضرت موسی علیہ السلام اور تورات کو مقدس مانتے ہیں نصاری حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل کو مقدس مانتے ہیں اور سکھ گرونانک کا احترام کرتے ہیں اور ہندو اپنی گائے کی تقدیس کے قائل ہیں اس لیے معاشرے کو پرسکون بنانے کے لیے اسلام مقدسات کے احترام پر زور دیتا ہے۔ اور مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تمام انبیاء پر ایمان لایا جائے اور کسی میں تفریق نہ کی جائے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ[xiv]

ترجمہ: "اور وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تمہاری طرف نازل کیا اور جو تم سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں"

قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰى وَ مَاۤ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ[xv]

ترجمہ: "یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو اُتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کیے گئے موسیٰ و عیسیٰ اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں"

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓىِٕكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا[xvi]

ترجمہ: "اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی (پر ایمان لانے) میں فرق نہ کرے تو عنقریب اللہ انہیں ان کے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

ان آیات میں اللہ تعالی نے واضح طور پر مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میرے تمام انبیاء کرام کی تکریم کی جائے اور ان کا احترام کیا جائے اس لیے مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم یہود و نصاری کی مقدسات کا احترام کریں اور کافروں کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بھی مسلمانوں کی مقدسات کا احترام کریں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کا ایسے تذکرہ نہ کریں جو مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث بنے۔یہی وجہ ہے کہ مسلم ریاست میں رہنے والے غیر مسلموں کو اس بات کا پابند کیا جاتا تھا کہ وہ علی الاعلان اپنے مشرکانہ عقائد کا اظہار نہ کریں چنانچہ حضرت عمر نے شام کے اہل کتاب کے ساتھ جو تحریری معاہدہ فرمایا تھا اس کی کچھ شق یہ تھے:

ان لا يظهروا شركا ولا صليبا ولا شيا من كتبهم فى شيءمن طرق المسلمين، ولا يضربوا بالناقوس الا ضربا خفيفا، ولا يرفعو اصواتهم بالقراءةفى كنائسهم فى شيء من حضرةالمسلمين[xvii]

ترجمہ: "وہ اہل کتاب اپنے شرکیہ عقائد،اپنی صلیبیں اور دیگر مذہبی کتابوں کا مسلمانوں کے رستوں میں ظہار نہیں کریں گے اپنے ناقوس کو ہلکی آواز کے ساتھ بجائیں گے اور مسلمانوں کی موجودگی کے وقت اپنے کنیسوں میں اونچی اواز کے ساتھ مذہبی کتابیں نہیں پڑھیں گے"

اس لیے امن و امان ملی وحدت اور قومی یگانگت کے لیے یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے کہ ایک دوسرے کی مقدسات کا احترام کیا جائے مقدسات کے احترام سے مراد یہ ہے کہ ایسے الفاظ کسی کی مقدس چیزوں کے بارے میں استعمال نہ کیے جائیں جو معاشرے میں بدنظمی اور پستی کی طرف لے جائے۔

3۔عہد نبوی وعہد صحابہ میں مقدسات کے احترام کی اہمیت

انسانی زندگی میں مذہب کو وہی اہمیت حاصل ہے جو روح کی جسم میں ہے دنیا کے تمام مذاہب کے اپنے اعتقاد اور عبادات ہیں۔اسی وجہ سے تمام مذاہب کے مختلف عقائد،عبادات،مقامات اور ان کے رسم ورواج کو احترام کا رتبہ حاصل ہوتا ہے درحقیقت مذہب کی بنیاد ہی تعظیم اور تقدس پر ہوتی ہے جس معاشرے میں مذہبی مقدسات کی تعظیم اور تقدس کا خیال نہ رکھا جائے وہاں مذہب کی

اہمیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے لیکن اس کے مد مقابل جب ہم سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ کس طرح حضور ﷺ نے غیر مسلموں کو مذہبی تحفظ دینے کے ساتھ ساتھ ان کے مقدس مقامات کی حفاظت کا ذمہ بھی اٹھایا۔ اور صحابہ نے بھی اپنے ادوار میں حضور ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کیا اور غیر مسلموں کو وہی مذہبی آزادی فراہم کی جو حضور ﷺ کے دور میں ان کو حاصل تھی اور اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔

عہدِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غیر مسلم شہریوں کا تحفظ

عہدِ نبوی میں اہلِ نجران سے ہونے والا معاہدہ مذہبی تحفظ اور آزادی کے ساتھ ساتھ جملہ حقوق کی حفاظت کے تصور کی عملی وضاحت کرتا ہے .اِسے امام ابو عبید قاسم بن سلام، امام حمید بن زنجویہ، ابن سعد اور بلاذری سب نے روایت کیا ہے .اِس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تحریری فرمان جاری فرمایا تھا:

> "وَلِنَجْرَانَ وَحَاشِيَتِهَا ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللهِ، عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَمِلَّتِهِمْ وَأَرْضِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَمِلَّتِهِمْ وَرهبانيتهم وأساقِفَتِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَيْرِهِمْ وَبَعْثِهِمْ وَاَمْثِلَتِهِمْ، لَا يُغَيَّرُ مَا كَانُوا عَلَيْهِ، وَلَا يُغَيَّرُ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِهِمْ وَأَمْثِلَتِهِمْ، لَا يُفْتَنُ أُسْقُفٌ مِنْ أُسْقُفِيَتِهِ، وَلَا رَاهِبٌ مِنْ رَهْبَانِيَتِهِ، وَلَا واقف مِنْ وقافيته، عَلَى مَا تَحْتَ أَيْدِيهِمْ مِنْ قَلِيْلٍ أَوْ كَثِيْرٍ، وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ رَهَقٌ"[xviii].
>
> ترجمہ:"اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، اہلِ نجران اور ان کے حلیفوں کے لیے اُن کے خون، ان کی جانوں، ان کے مذہب، ان کی زمینوں، ان کے اموال، ان کے راہبوں اور پادریوں، ان کے موجود اور غیر موجود افراد، ان کے مویشیوں اور قافلوں اور اُن کے استھان (وغیرہ کے ضامن اور ذمہ دار ہیں .جس دین پر وہ ہیں اس سے ان کو نہ پھیرا جائے گا .ان کے حقوق اور اُن کی عبادت گاہوں کے حقوق میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے گی .نہ کسی پادری کو، نہ کسی راہب کو، نہ کسی سردار کو اور نہ کسی عبادت گاہ کے خادم کو خواہ اس کا عہدہ معمولی ہو یا بڑا اس سے نہیں ہٹایا جائے گا، اور ان کو کوئی خوف و خطر نہ ہوگا"

عہدِ صدیقی میں غیر مسلموں کے تحفظ کی قانونی حیثیت

غیر مسلم شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کا یہ اہتمام صرف پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہری کے بعد خلفاے راشدین کے دور میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا .اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں غیر مسلم شہریوں کو مسلمانوں ہی کی طرح حقوق اور تحفظ حاصل تھا .آپ کے دور میں جب اسلامی لشکر روانہ ہوتا تو آپ سپہ سالار کو حسب ذیل احکام اور ہدایات ارشاد فرماتے

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَلَا تَعْصَوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ... وَلَا تَغْرِقُنّ نَخْلًا وَلَا تُحْرِقُنّهَا، وَلَا تَعْقِرُوْا بَهِيْمَةً وَلَا شَجَرَةً تُثْمِرُ، وَلَا تَهْدِمُوْا بِيْعَةً، وَلَا تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ وَلَا الشُّيُوْخَ وَلَا النِّسَاءَ .وَسَتَجِدُوْنَ أَقْوَامًا حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ فِي الصَّوَامِعِ، فَدَعُوْهُمْ، وَمَا حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ لَهُ[xix].

ترجمہ:"خبردار !زمین میں فساد نہ مچانا اور احکامات کی خلاف ورزی نہ کرنا .کھجور کے درخت نہ کاٹنا اور نہ انہیں جلانا، چوپایوں کو ہلاک نہ کرنا اور نہ پھلدار درختوں کو کاٹنا، کسی عبادت گاہ کو مت گرانا اور نہ ہی بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل کرنا .تمہیں بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جنہوں نے گرجا گھر وں میں اپنے آپ کو محبوس کر رکھا ہے اور دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا".

علامہ حسام الدین ہندی نے" کنز العمال "میں مذکورہ روایت کو نقل کر تے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

وَلَا مَرِيْضًا وَلَا رَاهِبًا."

ترجمہ:"اور نہ کسی مریض کو اور نہ ہی کسی پادری کو قتل کرنا"[xx]

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو شام بھیجتے ہوئے جو احکامات صادر فرمائے، ان میں آپ نے یہ بھی حکم فرمایا تھا:

وَلَا تَهْدِمُوْا بِيْعَةً ... وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا كَبِيْرًا، وَلَا صَبِيًا وَلَا صَغِيْرًا وَلَا امْرَأَةً[xxi].

ترجمہ:"اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں کو منہدم نہ کرنا اور نہ بوڑھوں کو قتل کرنا، نہ بچوں کو، نہ چھوٹوں کو اور نہ ہی عورتوں کو قتل کرنا"

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

حضرت ثابت بن الحجاج الکلابی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

أَلَا !لَا یُقْتَلُ الرَّاهِبُ فِي الصومعة

ترجمہ:"خبر دار !کسی گرجا گھر کے پادری کو قتل نہ کیا جائے"[xxii]۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جب خلیفۂ اوّل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم پر دمشق اور شام کی سرحدوں سے عراق اور ایران کی طرف لوٹے تو راستے میں باشندگانِ عانات کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ:

"ان کے گرجے اور خانقاہیں منہدم نہیں کی جائیں گی.وہ ہماری نماز پنجگانہ کے سوا ہر وقت اپنا ناقوس بجا سکتے ہیں، ان پر کوئی پابندی نہیں ہوگی.وہ اپنی عید پر صلیب نکال سکتے ہیں"[xxiii]

عہدِ فاروقی میں غیر مسلموں کے تحفظ کی قانونی حیثیت

عہد فاروقی میں بھی غیر مسلم شہریوں کے تحفظ اور حقوق کے ساتھ ساتھ نفسِ انسانی کے احترام اور وقار میں اس قدر اضافہ ہوا کہ مفتوحہ علاقوں کے غیر مسلم شہری اسلامی ریاست میں اپنے آپ کو زیادہ محفوظ اور آزاد سمجھتے تھے .اس کا اعتراف مشہور مستشرق (orientalist) منٹگمری واٹ (Montgomery Watt)نے بھی کیا ہے:

The Christians were probably better off as dhimmis under Muslim Arab rulers than they had been under the Byzantine Greeks.[xxiv]

ترجمہ:"عیسائی، عرب مسلم حکمرانوں کے دورِ اقتدار میں بطور غیر مسلم شہری اپنے آپ کو یونانی بازنطینی حکمرانوں کی رعیت میں رہنے سے زیادہ محفوظ اور بہتر سمجھتے تھے"

سن 15 ہجری میں بیت المقدس کے فتح کے موقع پر اہل ایلیا کے ساتھ آپ کا ایک تاریخی معاہدہ ہوا۔اس معاہدہ کی رو سے وہاں کے رہنے والوں کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی اور ان کے گرجا گھروں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

جریر طبری میں ہے:

"یہ وہ امان ہے جو خدا کے غلام امیر المؤمنین عمر نے ایلیا کے لوگوں کو دی،یہ امان ان کی جان،مال، گرجا

ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

،صلیب، تندرست، بیمار، اوران کے تمام مذہب والوں کے لیے ہے اس طرح پر کہ ان کے گرجاؤں میں نہ سکونت کی جائے گی، نہ وہ ڈھائے جائیں گے نہ ان کو اور نہ ان کے احاطہ کو کچھ نقصان پہنچایا جائے گا، نہ ان کی صلیبوں اور ان کے مال میں کچھ کمی کی جائے گی، مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے گا، نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا، ایلیاء میں ان کے ساتھ یہودی نہ رہنے پائیں گے، ایلیاء والوں پر یہ فرض ہے کہ اور شہروں کی طرح جزیہ دیں اور یونانیوں اور چوروں کا نکال دیں، ان یونانیوں میں سے جو شہر سے نکلے گا، اس کی جان اور مال کو امن ہے تاکہ وہ جائے پناہ میں پہنچ جائے، اور جو ایلیاء ہی میں رہنا اختیار کرلے تو اس کو بھی امن ہے اور اس کو جزیہ دینا ہوگا،، اور ایلیاء والوں میں سے جو شخص اپنی جان اور مال لے کر یونانیوں کے ساتھ چلا جانا چاہے تو ان کو اور ان کے گرجاؤں کو اور صلیبوں کو امن ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی جائے پناہ تک پہنچ جائیں، اور جو کچھ اس تحریر میں ہے، اس پر خدا کا اس کے رسول، خدا کے خلیفہ کا اور مسلمانوں کا ذمہ ہے، بشرط یہ کہ یہ لوگ جزیہ مقررہ ادا کرتے رہیں، اس تحریر پر گواہ ہیں خالد بن ولید، عمرو بن العاص، عبد الرحمن بن عوف اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اور یہ ۱۵ ہجری میں لکھا گیا۔"[xxv]

عہدِ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ میں غیر مسلموں کے تحفظ کی قانونی حیثیت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاے راشدین کے اُسوۂ مبارکہ کے مطابق حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ اپنے ماتحت افسران کو حکم دیتے تھے:

"اَنْ لَا تَهْدِمُوْا كَنِيْسَةً وَلَا بِيْعَةً وَلَا بَيْتَ نَارٍ

ترجمہ "کسی گرجا، کلیسا اور آتش کدہ کو مسمار نہ کرنا[xxvi]"

تاریخ اسلام کا مشہور واقعہ ہے کہ ولید بن عبدالملک اموی نے دمشق کے کنیسہ یوحنا کو زبردستی عیسائیوں سے چھین کر مسجد میں شامل کر لیا تھا. جب حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تو آپ نے مسجد کا وہ حصہ منہدم کروا کے عیسائیوں کو واپس کروا دیا .روایت میں ہے:

فَلَمَّا اسْتَخْلَفَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ. شَكَي النَّصَارَي إِلَيْهِ مَا فَعَلَ الْوَلِيْدُ بِهِمْ فِيْ كَنِيْسَتِهِمْ. فَكَتَبَ إِلَي عَامِلِهِ يَأْمُرُهُ بِرَدِّ مَا زَادَهُ فِي الْمَسْجِدِ.[xxvii]

ترجمہ:"جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ تختِ خلافت پر متمکن ہوئے اور عیسائیوں نے ان سے ولید کے کنیسہ پر کئے گئے ظالمانہ قبضہ کی شکایت کی تو انہوں نے

اپنے عامل کو حکم دیا کہ مسجد کا جتنا حصہ گرجا کی زمین پر تعمیر کیا گیا ہے اسے منہدم کر کے واپس عیسائیوں کے حوالہ کر دو .سو ایسا کر دیا گیا"

ایک موقع پر حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے یہاں تک فرمایا:

إِنْ كَانَتْ مِنَ الْخَمْسِ عَشَرَةَ كَنِيسَةً الَّتِيْ فِي عَهْدِهِمْ فَلَا سَبِيْلَ لَكَ إِلَيْهَا.

ترجمہ:"اگر کوئی اور گرجا بھی ان پندرہ گرجوں میں سے ہو جو ان کے زمانہ میں موجود تھے تو تب بھی تم ان میں سے ایک بھی منہدم نہیں کر سکتے[xxviii]"۔

دینی مقدسات کی توہین کے بڑھتے ہوئے واقعات

سابقہ آیات مبارکہ اور دور نبوی و صحابہ سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام مقدسات کے احترام پر زور دیتا ہے لیکن دوسری طرف مغربی دنیا میں آئے دن شعائر اسلام اور مقدسات اسلام کی حرمت کو پامال کیا جاتا ہے جو مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا سبب بنتا ہے۔

1۔حال ہی میں 28 جون 2023 کو جب دنیا بھر کے مسلمان ارکان حج ادا کرنے اور عیدالاضحی کی نماز پڑھنے میں مصروف تھے عین اسی وقت سویڈن میں ایک عراقی پناہ گزین سلوان مومیکا نامی شخص سٹاک ہوم کی سب سے بڑی مسجد کے سامنے قرآن کے نسخے کے اوراق جلانے میں مصروف تھا یہ قرآن کی بے ادبی کا پہلا معاملہ نہیں تھا بلکہ اس سے پہلے بھی بے ادبی کے بہت سے معاملات سامنے آچکے ہیں۔

2۔2010 میں امریکہ کے فلوریڈا میں ایک پادری ٹیری جونز 2011 میں، پادری میگن فلپس 2012 میں، بگرام ایئر بیس اور گوانتانامونے جیل میں امریکن فوجیوں کے ذریعے قران کریم کے بے ادبی کے واقعات منظر عام پر آئے تھے سویڈن کے پڑوسی ملک ڈنمارک میں سٹرام کرس نامی سیاسی پارٹی باضابطہ کئی شہروں میں اجتماعی طور پر قرآن سوزی کی بدترین حرکتیں کرتی رہی ہے اپریل 2022 میں اس پارٹی کے لیڈر راسموس پالوڈن نے ڈنمارک کے مختلف شہروں میں قران جلایا تھا جس کی وجہ سے ڈنمارک میں شدید فسادات برپا ہوئے تھے ان واقعات کا سب سے بدترین پہلو یہ بھی تھا کہ ان سارے حادثات کو ان ممالک کی عدالتوں نے آزادی اظہار رائے کے تحت جائز قرار دے دیا تھا[xxix]

3۔اسی طرح 2005 ستمبر میں ڈنمارک کی ایک اخبار نے توہین آمیز کارٹون بنانے کا مقابلہ منعقد کیا اور اس میں کچھ کارٹون شائع کیے گئے مسلمانوں کی طرف سے ان کے اشاعت روکنے کے لیے بھرپور مزاحمت کی گئی لیکن اس کا کوئی فائدہ نہ ہو سکا اس کے بعد

https://scholarinsightjournal.com/
Volume.2, Issue.2 (Dec-2024)
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

ڈنمارک نے ایک بار پھر بڑے پیمانے پر کارٹون شائع کیے اور یورپی ممالک نے ڈنمارک سے یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ممالک میں ان کارٹونوں کی اشاعت کی xxx

4۔2012 میں انوسنس آف مسلمز نامی ایک فلم بنائی گئی جسے اسرائیلی نژاد امریکی نے تیار کیا تھا جو اسلام کے مخالفین میں سے تھا فلم میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم امہات المومنین اور صحابہ کرام کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر الزام تراشی بھی کی گئی یہ بات مسلمانوں کے لیے بہت تکلیف کا باعث بنی xxxi اور یوٹیوب انتظامیہ کو فلم دکھانے کی اجازت اس بات پر ملی کہ اسے روکنا آزادی اظہار رائے کے خلاف ہے xxxii

سوال یہ ہے کہ آخر مغربی دنیا قرآن کریم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی کیوں کرتی ہے؟ حالانکہ مسلمانوں کی طرف سے کبھی بھی کسی مذہبی کتاب یا مقدس شخصیات کے لیے توہین آمیز الفاظ کا استعمال نہیں کیا گیا حتی کہ آئے روز شعائر اسلام کی بے حرمتیوں کے باوجود کبھی بھی کسی مسلمان کی جانب سے انتقامی طور پر کسی مذہبی کتب کی توہین کرنا تو دور بلکہ اس کی دھمکی بھی نہیں دی گئی لیکن اس کے باوجود غیر مسلم افراد ایسے حرکتیں کرتے ہیں تو اس کی بنیادی اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ خود کو اسلام کے مقابلے میں عاجز سمجھتے ہیں کیونکہ مسلمان سیاسی اور عسکری محاذ پر کمزوری کے باوجود مذہبی ترویج واشاعت کے میدان میں دوسری اقوام سے آگے ہیں اور یہ بات وہ برداشت کرنے سے عاجز ہیں تو اپنے غصے کو نکالنے کے لیے شائر اسلام اور مقدسات دین کی بے ادبی پر اتر آتے ہیں اور اگر مسلمان شدید ردعمل کا مظاہرہ کریں تو اسے دہشت گردی قرار دیا جاتا ہے اور خود کے کاموں کو آزادی اظہار رائے کے نام سے نواز کر اپنے دامن بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

مقدسات کے احترام کے حوالے سے قومی یکجہتی کے لیے عملی اقدامات وسفارشات

مغربی دنیا میں آئے روز مسلمانوں کے مقدسات کی توہین کی جاتی ہے اس کے نتیجے میں اسلامی ممالک وقتی طور پر اپنے سفیر واپس بلا لیتے ہیں یا مسلم ممالک کی تنظیم او آئی سی کا اجلاس بلا کر مذمتی قرارداد پاس کر دی جاتی ہے اور مسلم عوام اور تنظیمیں جلسہ و جلوس کی شکل میں احتجاج کر کے اپنی حکمرانی اور مخالفین اسلام کو غیرت ایمانی دکھانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اب ہمیں احتجاج کی دنیا سے باہر نکل کر کچھ عملی اقدامات کرنے ہوں گے تاکہ مخالفین اسلام کو بہتر طریقے سے جواب دیا جا سکے۔

1۔ ہر مسلمان قران کو عملی طور پر اپنی زندگیوں میں اپنانے کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں تک قران کے تراجم پہنچانے کی کوشش کی جائے۔

2۔ غیر مسلموں کے مابین قرانی موضوعات پر سیمینار اور سیموزیم منعقد کیے جائیں۔

3۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کافروں کے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے گریز کریں کیونکہ اس کے نتیجے میں وہ اپنے شدید رد عمل کا اظہار کریں گے اور وہ اظہار اپ کے مقدسات کو برا بھلا کہہ کر ہو گا۔

4۔ مسلمان اس وقت عسکری طور پر کمزور ہیں اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ شیریں کلام کے ذریعے غیر مسلموں کو متاثر کریں تاکہ وہ اسلام کی طرف راغب ہوں اور دین اسلام کی حقانیت ان کے دلوں میں اتر جائے زبردستی کسی سے دین اسلام کی حقانیت قبول نہیں کروائی جاسکتی بلکہ یہ نرم گفتگو شیریں کلام اور مدلل انداز سے کروائی جاتی ہے۔

5۔ علمائے مشائخ کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے جذبات کو قابو کرنے کی بھرپور کوشش کریں کیونکہ جب لوگ اپنے دین کی دفاع کے لیے سڑکوں پر احتجاج کرنے کے لیے نکلتے ہیں تو وہ دراصل اپنے ہی لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور اپنے ہی ملک میں انتشار کا باعث بنتے ہیں اس کے علماء کو چاہیے کہ احتجاج کو پر امن بنایا جائے تاکہ ہنگامہ آرائی سے بچا جاسکے۔

6۔ موجودہ دور میں امت مسلمہ سیاسی اور عسکری محاذ پر بے حد کمزور ہے ایسے میں عوام وں علماء کو اپنی سطح پر اقدامات کی ضرورت ہے تاریخ شاہد ہے کہ جہاں سیف وسنان کام نہیں آتے وہاں مبلغین کی تبلیغ پتھروں میں شگاف ڈال دیا کرتی ہے ہمیں ایک بار پھر اپنے بزرگوں کے مشن اور جذبے کو زندہ اور بیدار کرنا ہے کہ جس طرح انہوں نے دشمنوں میں گھس کر ان کے دلوں کو موم کر ڈالا تھا جب جذبات سچے اور ارادے پکے ہوں تو رب کائنات کسی بھی شخص سے اپنے دین کا کام لے سکتا ہے۔

7۔ اس میں حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ توہین مقدسات کے حوالے سے سخت قوانین نافذ کرے اور ان کو عملی جامہ بھی پہنائے تاکہ کسی کی جرات نہ ہو کہ وہ مقدسات کی توہین کر سکے اگر حکومت اپنا کام ذمہ داری سے سرانجام دے تو عوام کو احتجاج کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی اور توہین مقدسات کے واقعات میں بھی کافی حد تک کمی واقع ہو گی۔

8۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ بین الاقوامی سطح پر بھی تمام مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان محبت امن پیدا کرنے کے لیے مشترکہ کوشش کرے اور ایک ایسا بل پاس کروایا جائے جس میں مذہبی مقدسات کی بے حرمتی کرنے والوں کے لیے عبرت ناک سے زیادہ مقرر کی جائے نہ کہ اظہار ازادی اظہار رائے کی بنا پر اسے کھلی چھوٹ دے دی جائے کہ وہ جو جی میں آئے کرتا جائے۔

خلاصہ کلام

1. دین اسلام زبردستی کا نام نہیں بلکہ امن وسلامتی کا نام ہے اور ہر بنی نوع انسان کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ہر انسان کو مکمل آزادی دینے کے ساتھ ساتھ مکمل اختیار دیتا ہے کہ وہ جس مذہب کو چاہے اختیار کر لے۔

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

2. ہر مذہب میں اپنی مقدسات ہوتی ہیں جن کا اس مذہب کے ماننے والے احترام کرتے ہیں لہذا ان کے بارے میں نازیبا گفتگو سے اعتراض کرنا چاہیے۔
3. اسلام میں مقدسات کے احترام پر زور دیا گیا ہے اسی لیے اللہ تعالی نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کفار کی مقدسات کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال نہ کرو یہ نہ ہو کہ وہ تمہارے معبودوں کو برا بھلا کہیں اور یہ بات تمہاری طبیعتوں پر گراں گزرے۔
4. مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ تمام انبیاء پر ایمان لایا جائے ان کی تکریم کی جائے ان کا احترام کیا جائے اس لیے مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم یہود و نصاری کی مقدسات کا احترام کریں اور ان کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بھی مسلمانوں کی مقدسات کا احترام کریں۔
5. عہد نبوی وصحابہ میں غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ اور ازادی کے لیے جس طرح کے معاہدات کیے گئے ان کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔
6. عصر حاضر میں آزادی اظہار رائے کی بنا پر بین الاقوامی سطح پر دینی مقدسات کی بے حرمتی اور توہین کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے جس کے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں اور جس کے نتیجے میں بہت سی انسانی جانوں اور املاک کا ضیاع ہوا۔
7. بین الاقوامی سطح پر آزادی اظہار رائے کی اہمیت اپنی جگہ لیکن مذہبی مقدسات کی بے حرمتی کرنے والوں کے لیے سخت سزا مقرر کی جانی چاہیے تاکہ معاشرے کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنایا جا سکے۔
8. قومی اتحاد الفت اور ہم اہنگی ایک ایسا خواب ہے جو مقدسات کی پامالی بند کرنے اور دوسروں کی رائے کے احترام سے ہی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔

حوالہ جات

1۔البقرہ:256

2۔ہود:118۔119

3۔الممتحنہ:8

4۔الانعام۔108

5.hazara Islamicus,Vol:11,Issue: 02 july .Dec 2002,PP:1-26

6۔سیرت سٹڈیز،جلد:5شمارہ:2020

7۔مرتضی الزبیدی ، محمد بن محمد عبدالرزاق الحسینی ، تاج العروس من جواھر القاموس، بیروت: دارالھدایہ،ج:16،ص:358

8۔لجنتہ من علماء الحرمین ، فتاوی الشکبۃ الاسلامیہ، الحرس الوطنی السعودی ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ ، ج: 8 ، ص:849

9۔المائدہ5: 21

10۔فخرالدین رازی،ابوعبداللہ محمد بن عمر،مفاتیح الغیب،بیروت:داراحیاءالتراث العربی،ج:11،ص:332

11۔ حسن بن موسی الصفار، التعددیۃ والحریۃفی الاسلام(بحث حول حریۃ المعتقد وتعدد المذاھب)،مرکز الحضارۃ لتنمیۃالفکرالاسلامی،بیروت،الطبعۃالرابعۃ،2010م،ص49

12۔الحج:32

13۔المائدہ:2

14۔البقرہ:4

15۔البقرہ:136

16۔النساء:152

17۔شمس الدین محمد بن ابی بکر، ابن قیم الجوزیۃ(م:751ھ)، احکام اھل الذمۃ، رمادی للنشر۔ الدمام ،

الطبعۃالاولی1418ھ،ج:3،ص:1162

18۔ابن زنجویۃ، کتاب الاموال:450،449،رقم:732

19۔مالک،الموطا،2: 448،رقم:966

20۔ھندی، کنزالعمال،4:474،رقم:1409

21۔ھندی، کنزالعمال،4:475

22۔ھندی، کنزالعمال،4:472

23۔ڈاکٹر محمد حمیداللہ،الوثائق السیاسیۃ،وثیقہ298،ص:323

24- Watt, Islamic Political Thought: The Basic Concepts, p. 51.

25۔سنۃ خمس عشرہ،ذکر فتح بیت المقدس،ج:3،ص:609،ط:دارالمعارف بمصر

26۔ابن القیم،احکام اھل الذمۃ،3:1200

27۔بلاذری، فتوح البلدان:150

28۔ابن زنجویہ، کتاب الاموال:387،رقم:635

29۔https://aapkaqalam.com>quran ki beadbi

30.Davidnash, “Blasphemy in Christian world : A History”,P:50.

31.https://www.theguadian.com/film/filmblog/2012/sep/17/inocence-of-muslims demonstration-film.

32. https://www.bbc.com/arabic/scienceandtech/2015/05/150519-anti-islam-film-ban-lifted-for-google

References:

1. **Quran**. *Al-Baqarah: 256.*
2. **Quran**. *Hud: 118-119.*
3. **Quran**. *Al-Mumtahina: 8.*
4. **Quran**. *Al-An'am: 108.*
5. Hazara Islamicus. (2002). *Vol: 11, Issue: 02, July-Dec*, 1-26.
6. *Seerat Studies*. (2020). *Vol: 5, Issue: 2020.*
7. Al-Zabidi, M. B. A. H. *Taj al-Arus min Jawahir al-Qamus* (Vol. 16, p. 358). Beirut: Dar al-Hidaya.

8. *Lajnatuh Min Ulama al-Haramain*. *Fatawa al-Shakba al-Islamiyya*, Al-Haras al-Watani al-Saudi, Kingdom of Saudi Arabia (Vol. 8, p. 849).
9. **Quran**. *Al-Maidah: 21*.
10. Al-Razi, F. D. *Mafatih al-Ghayb* (Vol. 11, p. 332). Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi.
11. Safar, H. B. M. *Al-Ta'adudiya wa al-Hurriyah fi al-Islam: Baḥth Hawl Hurriyat al-Mu'taqad wa Ta'adud al-Madhahib* (p. 49). Beirut: Markaz al-Hadara li-Tanmiyat al-Fikr al-Islami, 4th edition.
12. **Quran**. *Al-Hajj: 32*.
13. **Quran**. *Al-Maidah: 2*.
14. **Quran**. *Al-Baqarah: 4*.
15. **Quran**. *Al-Baqarah: 136*.
16. **Quran**. *An-Nisa: 152*.
17. Ibn Qayyim al-Jawziyah, S. D. M. B. A. (1418 AH). *Ahkam Ahl al-Dhimma* (Vol. 3, p. 1162). Ramadi for Publication, Dammam: 1st edition.
18. Ibn Zanjawiyah, A. *Kitab al-Amwal* (p. 449-450, no. 732).
19. Malik, M. *Al-Muwatta* (Vol. 2, p. 448, no. 966).
20. Hindi, A. *Kanz al-'Ummal* (Vol. 4, p. 474, no. 1409).
21. Hindi, A. *Kanz al-'Ummal* (Vol. 4, p. 475).
22. Hindi, A. *Kanz al-'Ummal* (Vol. 4, p. 472).
23. Hamidullah, M. *Al-Watha'iq al-Siyasiyyah* (Document 298, p. 323).
24. Watt, W. M. *Islamic Political Thought: The Basic Concepts* (p. 51).
25. *Sunnah Khams Sharha, Dhikr Fath Bayt al-Maqdis* (Vol. 3, p. 609). Cairo: Dar al-Ma'arif.
26. Ibn Qayyim al-Jawziyah, S. D. M. B. A. *Ahkam Ahl al-Dhimma* (Vol. 3, p. 1200).
27. Baladhuri, A. *Futuh al-Buldan* (p. 150).
28. Ibn Zanjawiyah, A. *Kitab al-Amwal* (p. 387, no. 635).
29. Aapka Qalam. *Quran ki Beadbi*. Retrieved from https://aapkaqalam.com.
30. Nash, D. *Blasphemy in Christian World: A History* (p. 50).
31. *The Guardian*. (2012, September 17). *Innocence of Muslims demonstration film*. Retrieved from https://www.theguardian.com/film/filmblog/2012/sep/17/inocence-of-muslims-demonstration-film.
32. BBC Arabic. (2015, May 19). *Anti-Islam film ban lifted for Google*. Retrieved from https://www.bbc.com/arabic/scienceandtech/2015/05/150519-anti-islam-film-ban-lifted-for-google.